رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل
ربوہ

یوم یکشنبہ ۱۴ شعبان ۱۳۷۶ھ
فی پرچہ ۲ آنے

جلد ۴۶/۱۱ | ۱۷ امان ۱۳۳۶ ھش ۱۷ مارچ ۱۹۵۷ء | نمبر ۶۶

REGD No. L. 5254

260

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۶ مارچ ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں ؛

مصری گورنر جنرل عبد اللطیف نے غزہ کا غیر فوجی انتظام سنبھال لیا

اسرائیل کی طرف سے گہری تشویش کا اظہار ۔ مسٹر ہمرشولڈ نے قاہرہ جانے کا پروگرام ملتوی کر دیا

قاہرہ ۱۶ مارچ ۔ مصری گورنر جنرل عبد اللطیف نے کل غزہ کا غیر فوجی انتظام سنبھال لیا ۔ انہوں نے انتظام سنبھالنے کے بعد ایک بیان میں کہا ۔ کہ غزہ میں اقوام متحدہ کی ہنگامی فوج کی موجودگی سے ان کے سول انتظام میں کوئی مداخلت نہیں ہوگی ۔ کیونکہ ہنگامی فوج عنقریب حد متارکۂ جنگ کی جانب منتقل ہو جائے گی ۔ ادھر اسرائیلی حکومت نے مصری گورنر متعین ہونے پر گہری تشویش کا اظہار کیا ہے ۔ حکومت نے ایک خاص اعلان کے ذریعہ اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ غزہ میں مصری گورنر کی آمد سے "سنگین" صورت حال پیدا ہوگئی ہے ۔ اعلان میں کہا گیا ہے کہ اس نئے انتظام کا مطلب یہ ہے کہ مصر کو اسرائیل پر حملے کے لئے غزہ کے علاقے کو اڈے کے طور پر استعمال کرنے کا اختیار دے دیا گیا ہے ۔

اسرائیلی وزیر خارجہ مسز میئر کل یروشلم سے نیویارک روانہ ہوگئیں ۔ وہ امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈلس اور اقوام متحدہ کے سکرٹری جنرل مسٹر ہمرشولڈ سے غزہ کی تازہ ترین صورت حال کے بارے میں بات چیت کریں گی ۔ مسٹر ہمرشولڈ نے جو مشرق وسطیٰ کے دورے پر آج قاہرہ روانہ ہونے والے تھے اپنی روانگی ایک ہفتہ کے لئے ملتوی کر دی ہے ۔

انڈونیشیا میں نیشنلسٹ پارٹی کے صدر کو نئی کابینہ بنانے کی دعوت

نئی حکومت بھی نیشنلسٹوں، مشجومی اور ندوۃ العلماء پر مشتمل ہوگی

جاکرتہ ۱۶ مارچ ۔ انڈونیشیا کے صدر ڈاکٹر سوکارنو نے نیشنلسٹ پارٹی کے صدر مسٹر سوویر جو کو نئی حکومت بنانے کے لئے کہا ہے ۔ اس سے قبل سارے ملک میں محاصرے کی حالت کے اعلان کے ساتھ ڈاکٹر علی شاستر و امیجو کی مخلوط کابینہ مستعفی ہوگئی تھی ۔ یاد رہے مسٹر علی شاستر و بھی نیشنلسٹ ہیں ۔ سیاسی حلقوں نے خیال ظاہر کیا ہے کہ نیشنلسٹ اس مرتبہ بھی مخلوط حکومت بنانے کی کوشش کریں گے جو ان کے علاوہ مشجومی اور ندوۃ العلماء پر مشتمل ہوگی ۔ انڈونیشیا کے اخبار "دا ایسٹ" نے لکھا ہے کہ اگر انڈونیشیا کی وحدانی مملکت کو فیڈرل نظام حکومت میں تبدیل نہ کیا گیا ۔ تو سماٹرا ملایا کی فیڈریشن میں شامل ہو جائے گا ۔ اخبار نے مزید لکھا ہے ۔ کہ اگر مرکزی حکومت نے فیڈرل نظام قائم کرنے کی تجویز کو مسترد کر دیا ۔ تو اس بات کا بھی امکان ہے کہ مشرقی انڈونیشیا برٹش بورنیو سے الحاق کر لے ۔

گاڑیوں کی ٹکر میں ۲۵ ہلاک

لنڈن ۱۶ مارچ ۔ کل ہلسنکی (فن لینڈ) سے ۸۰ میل کے فاصلہ پر دو مسافر گاڑیوں کی ٹکر میں ۲۵ اشخاص ہلاک اور تیس مجروح ہوگئے ہیں ۔ دونوں مسافر گاڑیاں ایک ہی پٹڑی پر مخالف سمتوں سے آ رہی تھیں ۔ سردست جانی نقصان کا صحیح اندازہ نہیں ہو سکا ۔ کیونکہ برف باری کے باعث امدادی کام کی رفتار کافی تیز نہیں ہے

خلیج عقبہ سے اسرائیلی جہازوں کو گزرنے کی ہرگز اجازت نہیں دی جائیگی

سعودی عرب کی طرف سے مصری موقف کی پُرزور حمایت کا اعلان

ریاض ۱۶ مارچ ۔ سعودی عرب کی حکومت نے اعلان کیا ہے کہ . . . . سعودی عرب اسرائیلی جہازوں کو خلیج عقبہ سے گزرنے کی اجازت دینے پر کبھی رضامند نہیں ہوگا ۔ کل حجاز ریڈیو نے ایک بیان نشر کرتے ہوئے اعلان کیا ۔ کہ سعودی حکومت خلیج عقبہ پر عربوں کے تاریخی اور قدیم حقوق کے دفاع کی ہر ممکن کوشش کرے گی ۔ ریڈیو نے مزید کہا ۔ کہ خلیج عقبہ مکہ اور مدینہ جانے کی کنجی ہے ۔ اس خلیج پر تین ہزار سال سے عربوں کا قبضہ ہے ۔ وہ اس سے کبھی دست بردار نہیں ہونگے اور اس امر کی ہرگز اجازت نہیں دیں گے کہ یہ خلیج دوسروں کے تصرف میں آ سکے ۔

ریڈیو نے یہ بھی اعلان کیا کہ سعودی عرب کے اس موقف سے امریکہ کو سرکاری طور پر مطلع کر دیا گیا ہے ۔

ایٹمی دور میں مذہب کی ضرورت

پروفیسر ٹوئن بی کی تقریر

کراچی ۱۶ مارچ ۔ مشہور برطانوی فلسفی و مورخ آرنلڈ جے ٹوئن بی نے ایک عالمی حکومت کی تشکیل کا امکان ظاہر کیا ہے ۔ وہ کل بین الاقوامی امور کے پاکستانی ادارے کے زیر اہتمام "مختلف تہذیبوں کے درمیان نفسیاتی تصادم" کے موضوع پر تقریر کر رہے تھے ۔ انہوں نے کہا اس بارے میں کہ یہ عالمی حکومت کب اور کس زمانے میں قائم ہوگی قطعی اور معین طور پر کچھ نہیں کہا جا سکتا ۔ دوران تقریر میں انہوں نے یہ بھی کہا کہ موجودہ ایٹمی دور میں شکست و فتح کا مفہوم ختم ہو گیا ہے ۔ ہو سکتا ہے کہ آئندہ ہونے والی جنگ بنی نوع انسان کی مکمل تباہی پر منتج ہو ۔ ایسی صورت میں مذہب ہی راہ نجات کا ایک زندہ اور موثر ذریعہ ثابت ہو سکتا ہے ؛

امریکی فوجی مشن کراچی میں

کراچی ۱۶ مارچ ۔ امریکہ کا سات ارکان پر مشتمل ایک فوجی وفد کل یہاں پہنچا ۔ وفد اس سال پاکستانی بحریہ کو ملنے والی امریکی فوجی امداد کے مسئلہ پر مرکزی حکومت سے بات چیت کرے گا ۔ وفد کی قیادت امریکہ کی یورپی فوج کے آرڈیننس آفیسر بریگیڈیئر جنرل جان ایچ ڈیمر کر رہے ہیں ۔ کراچی میں اپنے دو روزہ قیام کے دوران ارکان وفد وزارت دفاع کے سکرٹری مسٹر اختر حسین اور دوسرے افسروں سے بات چیت کریں گے ۔ اس پروگرام میں پاک فوجوں کے استعمال کے لئے غیر ملکوں سے امریکی فوجی سامان کی خرید بھی شامل ہے ۔

— پشاور ۱۵ مارچ ۔ وفاقی جمہوریہ جرمنی کے وائس چانسلر ڈاکٹر فرانز بلوشر پشاور کے علاقہ کے دو روزہ دورہ پر بذریعہ طیارہ یہاں پہنچ گئے

ایڈیٹر :- روشن دین تنویر بی ۔ اے ۔ ایل ایل ۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

جلسہ سالانہ ۱۹۵۶ء کے مقدس اجتماع میں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی افتتاحی تقریر

ہم اس خدا کا شکر ادا کرتے ہیں جس نے ہمیں اپنا نام بلند کرنے اور سلسلہ کی عظمت قائم کرنے کے لئے پھر اس جگہ جمع ہونے کی توفیق عطا فرمائی

جماعت احمدیہ کے افراد قیامت تک اسلام اور احمدیت کے جھنڈے کو بلند رکھیں گے اور تمام غیر مذاہب کو پکار کر کہیں گے لنا مولیٰ ولا مولیٰ لکم ہمارے ساتھ ہمارا خدا ہے مگر تمہارے ساتھ کوئی خدا نہیں

تم خدا کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودہ ہو تم بڑھتے چلے جاؤ گے یہاں تک کہ تم زمین میں چاروں طرف پھیل جاؤ گے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۲۶ ؍ دسمبر ۱۹۵۶ء کو جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسہ میں جو افتتاحی تقریر فرمائی تھی۔ اس کا خلاصہ الفضل ۳۰ ؍ دسمبر میں شائع ہو چکا ہے۔ اب اس تقریر کا مکمل متن صیغہ زود نویسی کی طرف سے احباب جماعت کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔ یہ تقریر صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

خاکسار۔ محمد یعقوب مولوی فاضل انچارج شعبہ زود نویسی

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا۔

اللہ تعالیٰ کا بے حد و حساب شکریہ ہے کہ اس سال پھر اس نے ہماری جماعت کو

اللہ تعالیٰ کی بھیجی ہوئی تعلیم

اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی تعلیم کو دنیا میں پھیلانے کے لئے غور کرنے اور قربانی کرنے کا موقعہ دیا۔ اور پھر اللہ تعالیٰ کا مزید احسان یہ ہے۔ کہ اس دوران میں بعض ایسے حالات پیش آئے کہ دشمن نے خوب خوشیاں منائیں اور تالیاں بجائیں کہ اب احمدیت کا خاتمہ ہو جائے گا۔ اب احمدیت کی دیواروں کے نیچے سے خود اس کی گندی نالیوں نے اس کی دیواروں کے گرانے کے سامان پیدا کر دئیے ہیں۔ اور احمدیت کی حفاظتی دیواریں احمدیت کی اپنی نالیوں کی وجہ سے گر جائیں گی۔ اور اخباروں نے باقاعدہ شور مچایا کہ خلیفہ ثانی کی جماعت اب اس سے بغاوت کر رہی ہے۔ اب وہ اخبار نویس کہاں ہیں وہ ذرا دیکھیں کہ یہ بغاوت کر رہے ہیں یا عقیدت کا اظہار کر رہے ہیں۔ اگر دشمنوں میں ذرا بھی تخم دیانت ہے اور جھوٹ کے گند پر مونہہ مارنے سے ان کو ذرا بھی شرم آتی ہے۔ اگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف کوئی بھی ان کو نسبت حاصل ہے اگر محمد رسول اللہ کے غلاموں کے غلاموں کی بھی اتباع کی ان کو توفیق ہے۔ تو وہ اپنی آنکھوں سے دیکھیں۔ کہ وہ جماعت آگے سے بہت زیادہ قربانی کرنے پر آمادہ ہے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ والا جذبہ ان کے اندر موجود ہے جو کہ

اُحد کے موقعہ پر

انہوں نے دکھایا تھا۔ احد کے موقعہ پر جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شہادت کی خبر مشہور ہوئی۔ اور ابوسفیان نے خوشی کے نعرے لگائے۔ اور کہا کہاں ہیں محمدؐ۔ مطلب اس کا یہ تھا کہ آپ فوت ہو گئے ہیں۔ اگر زندہ ہوں گے تو یہ بولیں گے۔ اور پھر ہم دوبارہ لوٹ کر حملہ کر دیں گے۔ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اشارہ کیا کہ خاموش رہو۔ پھر انہوں نے کہا کہاں ہے ابوبکرؓ۔ پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اشارہ کیا۔ اور وہ چپ رہے۔ پھر اس نے کہا کہاں ہیں عمرؓ۔ حضرت عمرؓ کھڑے ہو گئے اور کہا کہ عمرؓ تیرا سر توڑنے کے لئے موجود ہے۔ مگر چونکہ دشمن اس وقت بڑے جتھے میں تھا اور اسلامی لشکر کے پاؤں اکھڑ گئے تھے اور بظاہر اسے ایک شکست نصیب ہوئی تھی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ کو بھی منع کر دیا فرمایا اب بھی جواب نہ دیں۔ ہماری جماعت بھی آج احد کے رنگ میں یہاں موجود ہے اور ابوسفیان کے مثیلوں کو اور ابوجہل کے چیلوں کو کہہ رہی ہے کہ ہم تمہارا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔

دشمن یہ خیال کرتا ہے کہ تم ایک کمزور جماعت ہو۔ دشمن یہ سمجھتا ہے کہ اس کے پاس جتھہ ہے۔ دشمن یہ سمجھتا ہے کہ اس کے پاس طاقت ہے۔ دشمن یہ سمجھتا ہے۔ کہ جب وہ حملہ کرے گا۔ تو تم ایک چڑیا کی طرح اس کے قابو میں آ جاؤ گے۔ مگر وہ یہ نہیں دیکھتا کہ آسمان سے خدا سب قسم کی حفاظت کے سامان لے کر اتر رہا ہے۔ وہ ان جتھوں کو توڑ دے گا وہ ان جماعتوں کو کچل ڈالے گا۔ وہ ان تمام نظاموں کو جو خدائی سلسلہ کے مخالف کھڑے ہیں پارہ پارہ کر دے گا اور ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا۔ اور ایسا ذلیل کرے گا کہ سات پشت تک ان کی اولادیں ان پر لعنت کریں گی (نعرہ ہائے تکبیر) پس ہم اپنے

خدا کا شکریہ ادا کرتے ہیں

کہ جس نے ہمیں اس کا نام بلند کرنے اور اس کے سلسلہ کی عظمت قائم کرنے کے لئے پھر اس جگہ پر جمع ہونے کی توفیق دی۔ اور دشمن کا مونہہ کالا کرنے کی ہم کو ہمت بخشی اور کیا عورتیں اور کیا بچے اور کیا مرد آج مرکز احمدیت میں لبیک اللھم لبیک کہتے ہوئے داخل ہو رہے ہیں۔ اور وہ دشمن جو یہ کہتا تھا کہ احمدیت پارہ پارہ ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ نے اسکو ذلیل کر دیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سے یہی امید ہے۔ اور اس کے وعدوں پر ہم کو اعتبار کامل ہے۔ کہ قیامت تک یہی جماعت دشمنان احمدیت کو کچلتی چلی جائے گی اور قیامت تک جماعت اپنا سر اونچا رکھے گی۔ اور احمدیت پر جاں نثار ہونے کے لئے اپنے آپکو کھڑا کرے گی۔ اور دشمن ہمیشہ ان کے مقابلہ میں خائب و خاسر رہے گا۔ یہ موجودہ جماعت بھی اور ان کی اولادیں بھی اور اولادوں کی اولادیں بھی قیامت تک احمدیت اور اسلام کے جھنڈے کو بالا رکھیں گی۔ اور جس طرح ابوسفیان نے جب کہا کہ لنا العزّیٰ ولا عزّیٰ لکم اے مسلمانو ہمارے لئے عزّیٰ بت ہے جو ہمارے ساتھ ہے تمہارے ساتھ کوئی نہیں تو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب جواب کیوں نہیں دیتے۔ پہلے تم جب آدمیوں کا نام لیا جا رہا تھا تو جواب دینے کے لئے تیار تھے۔ اب خدا کی بے عزتی کی جاتی ہے۔ اب کیوں نہیں جواب دیتے۔ تو صحابہؓ نے کہا یا رسول اللہ کیا کہیں فرمایا زور سے کہو لنا مولیٰ ولا مولیٰ لکم خدا ہمارے ساتھ ہے۔ تمہارے ساتھ کوئی خدا نہیں۔ تو قیامت تک انشاء اللہ احمدیوں کی نسل اس کے محض فضل اور کرم سے باوجود ہماری کوتاہیوں اور غفلتوں کے کہ ہم اپنی اولادوں کی صحیح تربیت نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ ان کو توفیق دے گا کہ وہ احمدیت اور اسلام کا جھنڈا اونچا رکھیں گے۔ اور تمام عیسائی دنیا اور تمام غیر مذاہب کو پکار کر کہیں گے کہ لنا مولیٰ ولا مولیٰ لکم۔ خدا ہمارے ساتھ ہے اور تمہارے ساتھ کوئی خدا نہیں ہے۔

اب میں بیٹھنے کے بعد دعا کروں گا۔ کہ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو

عظیم الشان برکات

کا موجب بنائے۔ اور قیامت تک اس سے بہت بڑے بڑے اجتماع کرنے کی ہم کو توفیق عطا فرمائے۔ جن میں ہم خدا تعالیٰ کا نام بلند کریں۔ جن میں ہم اسلام کی سچی تعلیم کو دنیا کے سامنے پیش کریں۔ اور دشمنانِ احمدیت ان اجتماعوں کو دیکھ کر اپنے اندر شرمندہ بھی ہوں۔ اور افسردہ بھی ہوں۔ تا کہ ان کو نظر آئے۔ کہ خدا ان لوگوں کے ساتھ ہے۔ جن کو ہم نے سمجھا تھا۔ کہ سنہ ۵۳ء میں مار ڈالا تھا۔ وہ سنہ ۵۶ء میں اس سے بھی زیادہ زور آور ہیں۔ اور اگلے سالوں میں اس سے بھی زیادہ طاقتور ہوں گے۔ چنانچہ دیکھ لو۔ میں سات آٹھ دن سے کہہ رہا تھا۔ کہ میں بیالیس سال زمانہ خلافت میں دیکھتا آیا ہوں۔ کہ جب کبھی دشمن نے حملہ کیا۔ تو خدا نے ہماری مدد کی۔ اور خدا تعالیٰ نے ہمیں اور اونچا کیا۔ پس اب جبکہ دشمن نے کہا ہے۔ کہ احمدیت کمزور ہو گئی ہے۔ اور احمدیوں میں بغاوت ہو گئی ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ احمدیوں کے اخلاص میں اور بھی ترقی بخشے گا۔ اور وہ زیادہ زور سے آئیں گے۔ تو میں نے بار بار منتظمین کو توجہ دلائی۔ مگر باوجود اس کے انہوں نے اپنی طرف سے تو کوشش کی۔ مگر پھر بھی خدا کے اندازے کو نہ پہنچے۔ اور آج رات بارہ بجے وہ حالت تھی۔ کہ عورتوں کی رہائش گاہ میں تل رکھنے کی جگہ نہ تھی۔ اور عورتیں سردی میں بچے لئے پھرتی تھیں۔ کہ کوئی جگہ ہمیں نہیں مل رہی۔ اور

رپورٹ سے پتہ لگتا ہے

کہ پچھلے سال سے اس دفعہ ڈیوڑھے آدمی اس وقت تک آ چکے ہیں۔ پچھلے سال رات کے کھانے پر انیس ہزار اور کچھ سو تھے اور اس سال رات کے کھانے پر ستائیس ہزار سے زیادہ تھے۔ گویا ڈیوڑھے کے قریب تعداد تھی۔ یا ڈیوڑھے سے بھی کچھ زیادہ تھی۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے۔ اور یہ فضل اور احسان جب تک آپ لوگوں کے دلوں میں ایمان قائم رہے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے بڑھاتا چلا جائیگا۔ تم زور کا لگایا ہوا پودا ہو۔ تم بڑھتے چلے جاؤ گے۔ اور پھیلتے چلے جاؤ گے۔ اور جیسا کہ وہ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ تمہاری جڑیں زمین میں مضبوط ہوتی جائیں گی۔ اور تمہاری شاخیں آسمان میں پھیلتی چلی جائیں گی۔ یہاں تک کہ تم میں لگنے والے پھلوں کو

جبریل آسمان پر بیٹھا ہوا کھائے گا۔ اور اس کے ماتحت فرشتے بھی آسمان پر سے کھائیں گے۔ اور خدا تعالیٰ عرش پر تعریف کرے گا۔ کہ میرا لگایا ہوا پودا کتنا شاندار نکلا ہے۔ اِدھر زمین میں اسکی جڑیں پھیل گئی ہیں۔ اور اُدھر آسمان میں میرے عرش کے پاس اسکی شاخیں ہل رہی ہیں۔ اصلھا ثابت وفرعھا فی السماء۔ اس کی جڑیں زمین میں پھیلی ہوئی ہوں گی۔ اور اسکی شاخیں آسمان میں پھیلی ہوئی ہوں گی۔ تو ادھر تو تم خدا تعالیٰ کے فضل سے زمین میں اس طرح پھیلو گے۔ کہ جیسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ ایک دن وہ آئے گا۔ کہ دنیا میں میرے ماننے والوں کی تعداد بہت زیادہ ہو جائیگی۔ اور دوسرے لوگ جس طرح چھوٹی قومیں تھوڑی ہوتی ہیں اسی طرح وہ بھی چھوٹی قومیں بن کر رہ جائیں گے۔ اور فرعھا فی السماء کے معنے یہ ہیں۔ کہ تم صرف زمین میں پھیلو گے ہی نہیں بلکہ

ذکر الٰہی اتنا بلند کرو گے

کہ آسمان کے فرشتے اس کو سنکر ناچنے لگ جائیں گے۔ اور خوش ہوں گے۔ کہ ہمارے خدا کا ذکر زمین پر بھی اسی طرح ہونے لگ گیا ہے۔ جس طرح کہ ہم آسمان پر کرتے ہیں۔ تب آسمان پر بھی فرشتے ہوں گے۔ اور زمین پر بھی فرشتے ہوں گے۔ آسمان کے فرشتوں کا نام جبریل اور اسرافیل وغیرہ ہوگا۔ اور زمین کے فرشتوں کا نام احمدی ہوگا۔ کیونکہ وہ زمین کو بھی خدا کے ذکر سے بھر دیں گے۔ جس طرح کہ آسمان کو فرشتوں نے خدا کے ذکر سے بھرا ہوا ہے۔ پس یہ تو ہونے والا ہے۔ اور ہو کر رہے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ صرف ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ ہم اپنے

ایمانوں کو سلامت رکھیں

اور اپنی اولادوں کے دلوں میں ایمان پختہ کرتے چلے جائیں۔ اگر اس تربیت کے کام کو ہم جاری رکھیں۔ تو یقیناً دنیا میں اسلام اور احمدیت کے سوا کچھ باقی نہیں رہے گا۔ یہ عیسائی حکومتیں جو آج ناز اور نخرے کے ساتھ اپنے سر اٹھا اٹھا کر چل رہی ہیں۔ اور چھاتیاں نکال نکال کر چل رہی ہیں۔ یہ اسلام کے آگے سر جھکائیں گی۔ اور یہی لنگوٹی پوش احمدی اور دھوتی پوش احمدی

جو یہاں بیٹھے ہیں۔ ان کے آگے امریکہ کے کروڑپتی آ کر سر جھکائیں گے اور کہیں گے۔ کہ ہم ادب سے تم کو سلام کرتے ہیں۔ کہ تم ہمارے روحانی باپ ہو (نعرہ ہائے تکبیر) محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو نہ صرف ہمارا باپ تھا۔ بلکہ ہمارے خدا کے بیٹے مسیح کا بھی باپ تھا۔ تم اس کے فرزند ہو۔ اور ہم تمہارے بیٹے ہیں۔ پس تم نے ہمیں اپنے باپ سے اور ہمارے خدا کے بیٹے کے باپ سے روشناس کرایا ہے۔ اس لئے تم ہم کو خاندانِ الوہیت میں واپس لانے والے ہو۔ تم ہم آوارہ گردوں کو پھر گھر پہنچانے والے ہو۔ اس لئے ہم تمہارے آگے سر جھکاتے ہیں۔ اور تم سے برکتیں چاہتے ہیں۔ کیونکہ تمہارے ذریعہ سے اسلام ہم تک پہنچا ہے۔ سو یہ دن آنے والے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

میں اپنی اس مختصر سی تقریر کے ختم کرنے سے پہلے

عورتوں کو بھی یہ کہنا چاہتا ہوں

کہ رات کو ان کو تکلیف پہنچی ہے۔ اور بعض ان میں سے شکوہ بھی کرنے لگیں۔ لیکن اصل بات یہ ہے کہ ان کو شکوہ کا حق نہیں تھا۔ شکوہ کا حق ہمارا تھا۔ ہمارا حق تھا۔ کہ ہم خدا سے کہتے۔ کہ الٰہی ہم اپنا فرض ادا نہیں کر سکے۔ تو ہم کو معاف کر۔ ان کو شکایت کا حق نہیں تھا۔ ان کو تو خوش ہونا چاہیئے تھا۔ کہ اللہ میاں تیرے کتنے احسان ہیں۔ پھر تو ہمیں اتنا لایا۔ کہ جماعت کا مرکز ہمارے ٹھہرانے کا انتظام نہیں کر سکا۔ تو یہ تو

جماعت کی ترقی

کی علامت ہے۔ ان کو اس پر خوش ہونا چاہیئے تھا۔ ہمیں رونا چاہیئے تھا۔ کہ ہم خدا تعالیٰ کے فضلوں کا اندازہ نہیں لگا سکے۔ اور ہم نے جو اندازہ لگایا تھا۔ وہ غلط ہو گیا۔ ان کو ہنسنا چاہیئے تھا۔ کہ دیکھو خدا تعالیٰ ہمیں اتنی تعداد میں لایا ہے۔ کہ یہ مرکز والے باوجود ساری کوششوں کے ہمارا انتظام کرنے سے محروم رہ گئے۔ اور ہمارے

افسروں کو چاہیئے تھا

کہ وہ روتے۔ کہ باوجود خدا تعالیٰ کے فضلوں کے بار بار دیکھنے کے پھر بھی ہم اس کا اندازہ لگانے سے قاصر رہے۔ اور پھر بھی خدا کے

مہمانوں کو ہم آرام نہیں پہنچا سکے۔ میں سات آٹھ دن سے برابر کہہ رہا تھا کہ دیکھو خدا تعالیٰ کی غیرت اس وقت بھڑکی ہوئی ہے۔ باغیوں کی بغاوت کی وجہ سے خدا تعالیٰ عرش پر غصہ سے بھرا ہوا بیٹھا ہے۔ اور وہ ضرور ان کو نمونہ دکھائیگا۔ اور نشان دکھائے گا۔ اس لئے تیار ہو جاؤ۔ کہ خدا تعالیٰ اب برکت کے دروازے کھولنے والا ہے۔ اور ہزاروں ہزار آدمی پچھلے سال سے زائد آئے گا۔ چنانچہ اس وقت تک بھی تقریباً نو ہزار آدمی زیادہ آ چکا ہے۔ اب اگلے دنوں میں اور بھی امید ہے۔ ابھی تو ستائیس کی تاریخ کو لوگ زیادہ آیا کرتے ہیں۔ پس ستائیس بھی ہے۔ اٹھائیس بھی ہے۔ اور پھر اگلا بھی کیا ہے۔ پھر جن کو خدا تعالیٰ زندہ رکھے گا۔ اگلا سال بھی ہے۔ جبکہ اس سے بھی زیادہ لوگ آئیں گے۔ اور ہر دفعہ دشمن رو سیاہ ہوگا۔ اور ہر دفعہ دشمن شرمندہ ہوگا۔ کہ جس جماعت کو ہم مارنا چاہتے تھے۔ وہ پھر زندہ ہو کر نکل رہی ہے۔ پس ایک طرف تو میں منتظمین کو نصیحت کرتا ہوں۔ کہ وہ پورے زور سے خدا تعالیٰ کے فضلوں کا اندازہ کر کے ایسا انتظام کیا کریں۔ کہ آئندہ مہمانوں کو تکلیف نہ ہو۔ اور مہمانوں کو نصیحت کرتا ہوں۔ کہ اگر ایک دن "تکلیف" بھی ہو۔ تو وہ اس بات پر خوش ہوا کریں۔ کہ دیکھو ہمارا خدا کتنا شاندار ہے۔ کہ دشمن کی مخالفت کے باوجود ہم کو بڑھا رہا ہے۔ پس اگر تکلیف ہو۔ تو تمہیں الحمد کرنی چاہیئے۔ اور خدا تعالیٰ کے ذکر میں بڑھنا چاہیئے۔ اور جو منتظم ہیں۔ ان کو شرمندہ ہونا چاہیئے۔ اور ان کو خدا تعالیٰ سے عاجزانہ معافی مانگنی چاہیئے۔ کیونکہ ان کا قصور ہے۔ اور تمہارے لئے

برکتوں اور رحمتوں کی علامت

ہے۔ مجھے یاد ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں کل سات سو آدمی آئے تھے۔ اب ایک ایک بلاک میں کئی کئی ہزار بیٹھا ہے۔ اس وقت آپؑ کی زندگی کا آخری سال تھا۔ اور کل سات سو آدمی جلسہ پر آیا۔ اور انتظام اتنا خراب ہوا۔ کہ رات کے تین بجے تک کھانا نہ مل سکا۔ اور آپؑ کو الہام ہوا۔ کہ یا ایھا النبی اطعموا الجائع والمعتر اے نبی بھوکے اور پریشان حال کو کھانا کھلاؤ

چنانچہ صبح معلوم ہؤا۔ کہ مہمان تین بجے رات تک لنگر خانہ کے سامنے کھڑے رہے، اور ان کو کھانا نہیں ملا۔ پھر آپ نے نئے سرے سے فرمایا۔ کہ دیگیں چڑھاؤ۔ اور ان کو کھانا کھلاؤ۔ تو دیکھو سات سو آدمیوں کی یہ حالت ہوئی۔ مگر ان سات سو آدمیوں کا یہ حال تھا۔ کہ جب آپؑ سیر کے لئے نکلے۔ تو

سات سو آدمی

ساتھ تھا۔ ہجوم بہت تھا۔ آنے والے بے چاروں نے کبھی یہ نظارہ تو دیکھا نہ تھا۔ باہر تو دو سو آدمی بھی لوگوں کو کسی روحانی بزرگ کے گرد جاتا ہؤا نظر نہ آتا تھا۔ میلوں میں بے شک جاتے ہیں۔ لیکن روحانی نظاروں میں نہیں جاتے۔ اس لئے ان کے لئے یہ عجیب چیز تھی۔ لوگ دھکے کھا رہے تھے۔ حضرت صاحب ایک قدم چلتے تھے۔ تو ٹھوکر کھا کر آپؑ کے پیر سے جوتی نکل جاتی تھی۔ پھر کوئی احمدی ٹھہر لیتا۔ کہ حضور جوتی پہن لیجئے۔ اور آپؑ کے پیر میں جوتی ڈال دیتا۔ پھر آپؑ چلتے۔ تو پھر کسی کا ٹھڈا لگتا۔ اور جوتی پرے جا پڑتی۔ پھر وہ کہتا کہ حضور ٹھہر جایئے۔ جوتی پہنا دوں۔ اسی طرح ہو رہا تھا۔ تو ایک زمیندار دوست نے دوسرے زمیندار دوست سے پوچھا۔ او توں مسیح موعود دا دست پنجہ لے لیا ہے۔ یعنی کیا تو نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے مصافحہ کر لیا ہے۔ وہ کہنے لگا۔ ایتھے دست پنجہ لین دا کیہڑا ویلا ہے۔ نیڑے کوئی نہیں ہون دیندا۔ یعنی یہ مصافحہ کرنے کا کونسا موقع ہے۔ یہاں تو کوئی قریب بھی نہیں آنے دیتا۔ اس پر وہ جو عاشق زمیندار تھا۔ وہ اس کو دیکھ کر کہنے لگا۔ تجھے

یہ موقع پھر کب نصیب ہوگا۔

بے شک تیرے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں۔ پھر بھی لوگوں کے درمیان میں سے گزر جا۔ اور مصافحہ کر آ۔ تو کجا وہ وقت ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ اور کجا یہ وقت اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ اب ہماری کم سے کم پچاس یا سو یا اس سے بھی زیادہ جماعت موجود ہے۔ جس میں ہزار سے زیادہ آدمی ہیں۔ قریباً ستر اسی ہزار یا لاکھ تو صرف سیالکوٹ میں موجود ہے۔ کوئی بیس ہزار کے قریب لائل پور میں ہے۔ اسی طرح

جھنگ اور سرگودھا کے علاقے جو ملتے ہیں۔ ان میں بھی جماعت بیس ہزار کے قریب جا پہنچی ہے۔ کیونکہ صرف ربوہ کی ہی اب گیارہ بارہ ہزار آبادی ہو گئی ہے۔ یہ کور دیہہ جس کی تصویر اب بھی اپنے

ایمان بڑھانے کے لئے

دفتروں میں جا کر دیکھ لیا کرو۔ محض ایک جنگل تھا۔ اور تین چار خیمے لگے ہوئے تھے۔ اس میں ہم آ کے بسے۔ ابھی ساری دنیا اجڑی پھر رہی ہے۔ اور خدا نے ہم کو

ایک مستقل وطن

دے دیا ہے۔ ہم اس جگہ پر اکٹھے ہوئے اور تین سال کے اندر اندر پکی عمارتیں بن گئی ہیں۔ آج سے پانچ چھ سال پہلے جب جلسہ ہؤا تھا۔ تو اس وقت ہم کچے مکانوں میں رہتے تھے۔ پھر اس کے بعد تمام کوٹھیاں ہی کوٹھیاں کراچی اور لاہور کی طرح کی بن گئی ہیں۔ اور یہ ساری عمارتیں اتنی جلدی بن گئی ہیں۔ کہ سارے پاکستان میں اتنی جلدی کسی جگہ پر نہیں بنیں۔ یہ محض

اللہ تعالےٰ کا فضل

ہے۔ سو دعائیں کرو۔ اللہ تعالےٰ سے کہ وہ اپنے فضل کو بڑھاتا چلا جائے۔ اور ہمیں زیادہ سے زیادہ اس فضل کا مستحق بنائے۔

پھر میں یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ ایک دوست نے آج مصافحہ کرتے وقت اس خیال سے کہ سارے احمدی مل رہے ہیں۔ مجھے بھی احمدی نہ سمجھ لیں۔ کہا کہ السلام علیکم میں غیر احمدی ہوں۔ مجھے دل میں ہنسی آئی۔ کہ ہم میں تو خدا نے وہ کشش رکھی ہے۔ کہ ہمارے ہاتھ جس کے جسم کو چھو جائیں۔ ناممکن ہے۔ کہ وہ اور اس کی اولادیں غیر احمدی رہ جائیں۔ میں نے دل میں کہا۔ کہ آج تو یہ بے چارہ کچھ شرمندہ ہے۔ کہ اتنے احمدیوں میں میں ایک غیر احمدی آیا ہوں۔ اور کسی دن اس کا سارے کا سارا خاندان احمدی بن کے آئے گا۔ اور کہے گا حضور ہمارے خاندان کا ایک ہزار آدمی احمدی ہے۔ اسی طرح مجھے ملاقاتوں میں آج ایک دوست نے بتایا کہ ایک دوست تشریف لائے ہوئے ہیں۔ جو اپنی قوم میں رئیس ہیں۔ احمدیت کی بہت سی کتب بھی انہوں نے

پڑھی ہیں۔ لیکن ان کے دل میں یہ شبہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انگریزوں کی تعریف کی ہے۔ میں مختصر طور پر ان کو بتانا چاہتا ہوں۔ کہ پہلی تعریف تو قرآن نے کروائی ہے۔ انگریز آخر فرعون سے تو بدتر نہیں۔ لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جب خدا تعالیٰ نے فرعون کی طرف بھیجا۔ تو فرمایا اے موسیٰؑ اور اس کے بھائی ہارونؑ تم دونوں فرعون کے پاس جانا تو قولا لہ قولاً لینا۔ دونوں اس کے ساتھ بڑے ادب اور احترام کے ساتھ باتیں کرنا۔ تو یہ تو قرآن کا سبق ہے۔ اگر مرزا صاحب اس پر عمل نہ کرتے۔ تو پھر آپ لوگ کہتے کہ مرزا صاحب نے قرآن کی تعلیم پر عمل نہیں کیا۔ اب جو قرآن کی تعلیم پر عمل کیا ہے۔ تو آپ لوگ کہتے ہیں۔ کہ ایسا کیوں کیا ہے۔ پھر دوسرا اعتراض آپ لوگ یہ کرتے۔ کہ حضرت مسیح ناصریؑ کے سامنے ایک روپیہ پیش کیا گیا۔ اور لوگوں نے کہا۔ کہ قیصر ہم سے ٹیکس وصول کرنا چاہتا ہے۔ کیا ہم دیں یا نہ دیں۔ گاندھی جی نے تحریک کی تھی۔ کہ گورنمنٹ کو ٹیکس نہ دو۔ انہوں نے بھی یہی چالاکی کی۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے۔ اور ان کو کہا۔ کہ قیصر ہم سے ٹیکس مانگتا ہے۔ دیں کہ نہ دیں۔ انہوں نے کہا۔ کہ وہ کونسا روپیہ تم سے مانگتا ہے۔ انہوں نے روپیہ دکھایا۔ اس پر قیصر کی تصویر تھی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا۔ جو قیصر کا ہے۔ وہ قیصر کو دو۔ اور جو خدا کا ہے وہ خدا کو دو۔ اس طرح ان کو جواب دیا اور ٹلا دیا۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام انگریزوں کو برا کہتے تو پھر آپ کے علماء کہتے۔ کہ یہ اچھا مسیح ہے۔ کہ مسیحؑ نے تو کہا تھا۔ کہ جو قیصر کا ہے وہ قیصر کو دو۔ اور یہ اس کے خلاف کر رہا ہے۔ پھر یہ کہ قرآن میں عیسائیوں کی تعریف آئی ہے۔ پہلے ان آیتوں کو کیوں نہیں نکالتے۔ مرزا صاحب پر غصہ ہے۔ قرآن پر غصہ کیوں نہیں آتا۔ قرآن میں عیسائیوں کی تعریف آئی ہے۔ کہ ان کے دل روحانیت سے بھرے ہوئے ہیں۔ اور ان کی آنکھوں سے خدا کی محبت میں آنسو بہتے ہیں۔ پھر انگریزوں نے کعبہ پر حملہ کبھی نہیں کیا۔ مگر حبشہ کی حکومت نے مکہ پر حملہ کیا تھا۔ جس کو سورۂ فیل میں ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے کہ الم تر کیف فعل ربک باصحاب الفیل۔ یہ اصحاب الفیل حبشہ کے گورنر کے سپاہی تھے۔ وہاں اس وقت ابرہہ گورنر تھا۔ اسی ابرہہ نے لشکر کے ساتھ مکہ پر حملہ کیا تھا۔ لیکن باوجود اس کے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

ایک دن اپنے صحابہ رضؓ کو بلایا اور کہا۔ کہ تم کو اب مکہ میں بڑی تکلیفیں ہیں۔ تم کیوں نہیں اس ملک میں چلے جاتے۔ جو ایک عادل اور نیک بادشاہ کا ملک ہے۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہؐ کونسا۔ فرمایا حبشہ۔ تو حبشہ کا بادشاہ وہ تھا۔ جس کے وائسرائے نے کعبہ پر حملہ کیا تھا۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اس کو عادل اور نیک کہا۔ اگر تم کہو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے بے شک اس کو عادل اور نیک کہا تھا، پر آخر میں وہ مسلمان ہو گیا تھا۔ گو پہلے عیسائی تھا۔ تو میں ان کو جواب دیتا ہوں۔ کہ انشاء اللہ

انگریز بھی مسلمان ہو جائیں گے

احمدی مبلغ اس لئے باہر نکلے ہوئے ہیں۔ کہ انگریزوں اور امریکنوں اور دوسرے لوگوں کو مسلمان بنائیں۔ آپ لوگ صرف اعتراض کرنا جانتے ہیں۔ آپ یہ اعتراض کر رہے ہیں۔ کہ مسیح موعودؑ نے انگریزوں کی تعریف کیوں کی۔ اور احمدی مبلغ انگریزوں اور یورپین لوگوں کے منہ سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر درود بھجوا رہے ہیں۔

مجھے یاد ہے۔ کوئی

۱۹۲۶ء کی بات ہے

ایک دوست نے ایک انگریز نو مسلم کے متعلق مجھے لکھا۔ کہ اس نے کہا۔ مجھے اسلام سے اتنی عداوت تھی۔ کہ میں جب رات کو سوتا تھا۔ تو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو گالیاں دے کر سوتا تھا۔ مگر اب کسی رات مجھے نیند نہیں آتی جب تک میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر درود نہ بھیج لوں۔ تو اب بتاؤ۔ کہ وہ قابل قدر ہے۔ جس کی قوم دنیا میں جا رہی ہے۔ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر درود بھجوا رہی ہے۔ یا وہ گاندھی قابل قدر ہے۔ جس کے چیلے آج چار کروڑ مسلمانوں کو ہندوستان میں دکھ دے رہے ہیں۔ دیکھو کس کی پالیسی ٹھیک نکلی۔ جنہوں نے انگریزوں کا مقابلہ کیا تھا۔ وہ گاندھی اور اس کے چیلے تھے۔ وہ تو آج بھی ہندوؤں کی تعریف کر رہے ہیں۔ اور ہندو ان کو مار رہے ہیں۔ لیکن مسیح موعودؑ جس کو کہا جاتا ہے۔ کہ اس نے انگریزوں کی تعریف کی۔ اس کے چیلے ہر جگہ پر

مسیحؑ کی ابنیت اور خدائی کا بطلان

کر رہے ہیں۔ اور عیسائیوں کو مسلمان کر رہے ہیں۔

مجھے یاد ہے میں بچہ تھا سیالکوٹ میں جلسہ ہوا جس میں حضرت صاحب کی تقریر ہوئی۔ بڑا ہجوم کر کے مسلمان آئے اور انہوں نے کہا کہ پتھر پھینکو اور ان کو خوب مارو۔ اس وقت مسٹر بیٹی ایک انگریز ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس تھا۔ بعد میں وہ شاید لاہور میں سپرنٹنڈنٹ پولیس ہو گیا تھا۔ وہ بھی انتظام کے لئے آیا ہوا تھا۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تقریر شروع کی اور لوگوں نے پتھر برسانے شروع کئے۔ تو اس کو غصہ آ گیا۔ وہ جگہ جہاں جلسہ ہو رہا تھا سرائے تھی اس کی ایک بڑی سی دیوار تھی۔ اس دیوار پر وہ کود کر چڑھ گیا۔ اور کہنے لگا اے مسلمانو۔ بے غیرتو۔ بے حیاؤ تمہیں شرم نہیں آتی وہ تو ہمارے خدا کو مار رہا ہے تم کیوں اس کے خلاف ہو۔ غصہ تو مجھے آنا چاہیئے تھا جس کے خدا کو وہ مار رہا ہے تمہیں تو خوش ہونا چاہیئے تھا کہ انگریزوں کے خدا کو اس نے مار دیا ہے لیکن بجائے اس کے تم اس پر پتھر پھینک رہے ہو اور میں اس کی حفاظت کے لئے آیا ہوں۔

تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انگریزوں کی خوشامد کر کے کیا لیا

انگریزوں کے خدا کو تو مار دیا

مسلمانوں نے اس خدا کو آسمان پر چڑھایا تھا۔ مرزا صاحب نے آسمان سے اتار کے کشمیر میں دفن کر دیا اور ابھی کہتے ہیں کہ انگریزوں کی خوشامد کی۔ دیکھو جو بچے کو خوش کرنا چاہے تو وہ اس کے باپ کی تعریف کرتا ہے۔ اگر واقعہ میں آپ انگریزوں کی خوشامد کرنا چاہتے تو عیسےٰ کی تعریف کرتے مگر انہوں نے تو حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی جو جھوٹی عزت عیسائیوں نے بنائی تھی۔ اس کی دھجیاں بکھیر دیں۔ اور مسلمانوں نے فتویٰ لگایا کہ یہ عیسےٰ کی ہتک کرتا ہے۔ عجیب متضاد خیال ہیں۔ ایک طرف یہ الزام کہ عیسائیوں کی خوشامد کرتے ہیں۔ اور دوسری طرف علماء کا یہ الزام کہ یہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی ہتک کرتا ہے۔ اب دونوں میں سے کس کو سچا مانیں۔ ان کو سچا مانیں جو کہتے ہیں کہ عیسےٰ علیہ السلام کی ہتک کرتا ہے یا ان کو سچا مانیں جو کہتے ہیں کہ

عیسائیوں کی خوشامد

کرتا ہے وہ خوشامد کیا تھی یہی تھی کہ ان کی ملکہ کو اسلام کی تبلیغ کی اور

پھر آپ نے عربی میں ایک قصیدہ شائع کیا اور اس میں دعا کرتے ہوئے لکھا کہ اے خدا ان عیسائیوں کی دیواریں گرا دے ان کے قلعے گرا دے ان کی گڑھیاں گرا دے۔ اور ان کے اوپر آسمان سے وہ عذاب مسلط کر کہ ان کے درو دیوار ہل جائیں اگر یہ تعریف ہوتی ہے تو تم بھی ذرا کسی مولوی کو کہو کہ وہ اب یہی اعلان کرے۔ جب کہ پاکستان کی گورنمنٹ ہے لیکن کسی کو جرأت نہیں۔ صرف ان باتوں کو لیتے ہیں۔ جن باتوں کو سمجھنے کی قابلیت نہیں اور ان باتوں کو نہیں لیتے جو تعریف کی مستحق تھیں۔ آخر کسی قوم کی تعریف کیا اس طرح ہو سکتی ہے۔ کیا

یہ بھی کوئی تعریف ہوتی ہے

کہ خدایا ان پر غضب نازل کر۔ خدایا ان کے قلعوں کی دیواریں توڑ دے۔ اے خدا ان پر ایسی قوم کو حاکم بنا دے۔ جو ان کو ذلیل اور رسوا کر دے تو انہوں نے تو انگریزی حکومت کے تباہ ہونے کی دعائیں کی ہے انگریزوں کی تعریف کرنے کے کیا معنے ہوئے اگر انگریزوں کی تعریف کی ہے تو اس طرح کی ہے جس طرح نجاشی کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تعریف کی تھی۔ جس طرح مکہ کے ابتی سرداروں کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تعریف کی تھی۔ لیکن نہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر کوئی اعتراض کرتا ہے اور نہ مسیح ناصری پر اعتراض کرتا ہے جس نے قیصر کی تعریف کی۔ بس لے دے کے ایک مرزا صاحب کی جان رہ گئی ہے جنہوں نے اپنی ساری زندگی اسلام کی خدمت میں صرف کر دی بس ان کی زبانیں اسپر چل جاتی ہیں اسلئے کہ احمدی تھوڑے ہیں مگر یہ تھوڑے نہیں رہیں گے یہ بڑھیں گے اور پھیلیں گے۔ اور اس وقت تم کو نظر آئیگا کہ تم تھوڑے ہو اور احمدی زیادہ ہیں اس کے بعد میں دعا کروں گا۔ آجکل اپنی بیماری کی وجہ سے

میرے دل پر اتنا اثر ہے

کہ جب کوئی جنازہ آتا ہے یا مسجد میں جنازہ پڑھاتا ہوں تو اس جنازہ میں اپنے آپ کو بھی اور پیچھے جو لوگ کھڑے ہوتے ہیں ان کو بھی شامل کر لیتا ہوں اور پھر ساری جماعت کو شامل کرتا ہوں مُردوں کو بھی اور زندوں کو بھی کہ کبھی تو وہ مریں گے ہی اور کہتا ہوں کہ اے خدا سب مُردوں کو بھی بخش اور ہم زندوں کو بھی بخش دے کہ ہم بھی کسی دن مر کے تیرے سامنے حاضر ہونے والے ہیں۔ تو مجھ کو بھی اور میرے پیچھے جو جنازہ پڑھ

رہے ہیں ان کو بھی اور وہ ساری جماعت جو سارے پاکستان یا ہندوستان یا ہندوستان سے باہر پھیلی ہوئی ہے اور امریکہ اور یورپ میں پھیلی ہوئی ہے ان سب کو معاف کر اور ان سب کے لئے اپنے فرشتوں کو حکم دے کہ جب وہ مریں تو وہ ان کے استقبال کے لئے آئیں اور ان کو عزت کے ساتھ تیری جنت میں داخل کریں اور

کوئی وقت ایسا نہ آئے

جب وہ گھبرائیں ہر لحظہ اور ہر سیکنڈ تو ان کے ساتھ رہیو اور مرنے کے وقت جو اکیلا ہونے اور تنہائی کا وقت آتا ہے وہ ان پر کبھی نہ آئے۔ بلکہ ہمیشہ وہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرح یہ کہتے رہیں کہ ان اللہ معنا۔ خدا ہمارے ساتھ ہے۔ ہم اکیلے کوئی نہیں ہمارے بیوی بچے اگر چھٹ گئے ہیں۔ تو بیوی بچوں میں کیا طاقت تھی

خدا ہم کو مل گیا ہے

اور وہ ہمارے ساتھ ہے اور ہمارا سب سے زیادہ قریبی اور سب سے زیادہ ہمارا محبوب ہے تو ہمیشہ ہر جنازہ میں میں ساری جماعت کو شامل کر لیتا ہوں جیسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی ایک دفعہ جنازہ پڑھایا تو فرمایا آج ساری جماعت جو پیچھے جنازہ پڑھ رہی تھی میں نے ان سب کا بھی جنازہ پڑھ دیا ہے تو میں نے اس سنت کو دیکھکر کہا کہ اب تو جماعت بڑی پھیل گئی ہے اب تو اتنی جماعت نہیں رہی جو پیچھے کھڑی ہوتی۔ وہ زمانہ تو ایسا تھا کہ تھوڑے احمدی تھے اسلئے اب مجھے چاہیئے۔ کہ دنیا میں جہاں جہاں بھی احمدی ہیں ان ساروں کو جنازہ میں شامل کر لیا کروں تاکہ جب بھی وہ مریں یہ جنازہ کی دعائیں ان کے کام آئیں۔ اور اللہ تعالےٰ ان کا مددگار رہے اور اگلے جہاں میں ان کو سکھ اور چین نصیب ہو اور اس دنیا میں ان کی اولاد دین کی خدمت کرنے والی ہو۔ اور دنیا میں چاروں طرف پھیل کر اسلام کی روشنی کو پھیلا دے۔

کل کی تقریر کے متعلق میں نے یہ تجویز کی ہے اور آئندہ کے لئے بھی انشاء اللہ اس پر عمل کیا جائے گا کہ ایسی

تقریروں کا امتحان لیا جائیگا

اور ان پر انعام مقرر ہوا کرے گا۔ سو چونکہ تقریر دیر سے چھپتی ہے اسلئے میری

یہ تجویز ہے کہ تقریر سے پہلے تمام دوست عام طور پر اور احمدی دوست خصوصاً پنسل اور کاغذ لیتے آئیں اور نوٹ کر لیں تاکہ جب وہ گھر جائیں تو ان کو چھپنے کا انتظار نہ کرنا پڑے بلکہ اپنے نوٹوں کی مدد سے اسے یاد کر لیں۔ اور جب امتحان ہو تو اس کا امتحان دیں۔ جب وہ امتحان دیں گے۔ تو جو ان میں سے فرسٹ نکلے گا۔ اس کو ہم ایک کتاب تذکرہ کی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہاموں کی کتاب ہے اور ایک تفسیر کی جلد انعام دیں گے۔ اور جو سیکنڈ نکلے گا۔ اس کو ایک تفسیر کی جلد اور ایک سیر روحانی کی جلد دیں گے اسی طرح جو تھرڈ نکلے گا اس کو یا کوئی تفسیر کی جلد یا صرف سیر روحانی کی جلد دی جائیگی اس طرح ہر سال الگ الگ انعام مقرر ہوتے چلے جائیں گے۔ اس سال میں نے یہ اعلان کر دیا ہے۔ سو جو دوست لکھنا چاہتے ہیں وہ کل اپنے ساتھ

پنسل اور کاغذ لے آئیں

اور مختصر نوٹ لکھ لیں تاکہ ان کو یاد کر سکیں اور جب جنوری یا فروری میں امتحان لیا جائے تو اس وقت وہ صحیح طور پر جواب دے سکیں اور ان کو انتظار نہ کرنا پڑے کہ تقریر چھپے گی تو ہم امتحان دیں گے۔ اور مضمون ان کے ذہن نشین ہوتا چلا جائے گا۔

جب پہلے زمانہ میں قادیان میں میں نے یہ کہا تھا تو دوست لکھا کرتے تھے۔ رات کے وقت جلسہ گاہ میں عجیب نظارہ ہوتا تھا۔ چاروں طرف دوست اپنے ساتھیوں کو موم بتیاں پکڑا دیتے تھے اور ان کی روشنی میں بیٹھے ہوئے نوٹ لکھتے تھے۔ اب تو خدا تعالےٰ کے فضل سے بجلی کی روشنی بھی آ گئی ہے۔ اول تو میں بیمار ہوں لمبی تقریر نہیں کر سکتا لیکن اگر رات بھی ہو گئی تو بجلی کی روشنی میں دوست نوٹ لکھ سکتے ہیں۔ پھر فروری مارچ میں جب امتحان ہو گا تو اس وقت ان کو اس کا جواب دینا ہو گا۔

قادیان میں جلسہ سالانہ کے بعد جب لوگ جاتے تھے تو

مجھے کئی دوستوں نے سنایا

کہ ہم گھروں میں جا کر اپنی جماعتوں کو وہ تقریریں سناتے تھے

تو اس طرح جماعتوں کو بڑی جلدی تقریریں پہنچ جاتی تھیں۔ اب بھی میں چاہتا ہوں کہ وہ طریق جاری ہو جائے تاکہ جب آپ لوگ جائیں تو اپنے گھروں میں ان نوٹوں کے ذریعہ سے وہ تقریر سنائیں اور کہیں کہ یہ تقریر ہم سن کے آئے ہیں۔ چاہے ہم نے ساری نہیں لکھی پر جتنی لکھی ہے وہ تم سن لو اس کا فائدہ یہ ہوگا۔ کہ کتاب پیچھے پہنچے گی اور تقریر پہلے پہنچ جائے گی۔ اور ان لوگوں کو بھی زیادہ سے زیادہ واقفیت ان خیالات سے ہوتی جائے گی۔ جو ان کا امام اس وقت ان تک پہنچانا چاہتا ہے۔ اور پھر انعام کی جو عزت ہے۔ اور سلسلہ کی کتابوں میں جو برکت ہے وہ بھی ان کو نصیب ہو جائے گی۔ اب میں دعا کر دیتا ہوں باہر سے

مختلف مشنوں کی تاریں

آئی ہوئی ہیں امریکہ سے بھی یورپ سے بھی اور مشرقی ایشیا سے بھی۔ اسی طرح انڈونیشیا اور سنگاپور وغیرہ سب جگہ سے تاریں آئی ہیں۔ اور بورنیو سے بھی تار آئی ہے کہ ہمیں بھی دعاؤں میں یاد رکھا جائے۔ ہندوستان سے بھی تاریں آئی ہیں اسلئے اپنے ہندوستان کے دوستوں کو بھی دعاؤں میں یاد رکھو۔ انڈونیشیا کی جماعت کو بھی یاد رکھو اور افریقہ کی جماعتوں کو بھی جو مل کر پاکستان کے دوسرے نمبر پر بن جاتی ہیں۔ کیونکہ کئی ممالک ہیں اگر ان کی ساری جماعتیں جمع کی جائیں تو غالباً پاکستان سے دوسرے نمبر پر ہوں۔ تیسرے نمبر پہ انڈونیشیا ہے اور چوتھے نمبر پر یورپ اور امریکہ کی جماعتیں اور مڈل ایسٹ کی جماعتیں مل کر بنتی ہیں ان سب جماعتوں کی طرف سے تاریں آئی ہیں۔ سو سب کے لئے دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ ان کی مدد کرے اور نصرت کرے اور اس جلسہ میں بوجہ دوری کے جو شامل نہیں ہو سکے خدا تعالیٰ اس

جلسہ کی برکات ان کو بھی دے

اور اللہ تعالیٰ رات کو جو اپنے فرشتے تم پر اتارے وہ ان پر بھی اتارے اور اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں وہ آجائیں اور دن دونی اور رات چوگنی ترقی کا نظارہ دیکھیں اور خدا کرے کہ جو ہمارے ملک میں جماعت ہے اس سے بھی ہزاروں گناہ زیادہ ملک میں جماعتیں ہوں۔ اور ہماری جماعت جو یہاں ہے وہ اتنی بڑھ جائے کہ ہندوستان اور پاکستان کے چپہ چپہ پر پھیل جائے اور اسی طرح ان ممالک میں بھی جماعتیں پھیل جائیں

انڈونیشیا سے تار آئی ہے

کہ ہمارا جلسہ سماٹرا میں قرار پایا تھا مگر سماٹرا میں بغاوت ہو گئی ہے اور وہاں کے فوجی گورنر نے حکومت خود سنبھال لی ہے۔ اسلئے ہمیں جلسہ ملتوی کرنا پڑا بلکہ حالات ایسے خطرناک تھے کہ تار میں یہ بھی لکھا ہے کہ ہم جہاز میں اس وقت سماٹرا جانے کے لئے سوار تھے اس وقت تک ہم سب خیریت سے ہیں دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہم کو آئندہ بھی خیریت سے رکھے سو ان کے لئے بھی دعا کر دو لیکن ان بھائیوں کے لئے بھی جو آئے ہیں۔ اور ان بھائیوں کیلئے بھی جو نہیں آئے یا نہیں آسکے اور اپنی مستورات کے لئے بھی کہ جن کو بچوں کی وجہ سے رات کو زیادہ تکلیف پہنچی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے ایمان کو اور بھی مضبوط کرے اور یہ تکلیف بجائے ان کے لئے ٹھوکر کا موجب ہونے کے ان کے

ایمان میں زیادتی کا موجب ہو

اور اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے بعد ہم کو اتنی جلدی مزید ترقی بخشے کہ لاکھوں لاکھ لوگ احمدیت میں داخل ہوں اور وہ دن آجائے کہ دشمن کو احمدیوں کی طرف غرور کے ساتھ انگلی اٹھانے کا موقع نہ ملے بلکہ وہ استعجاب اور حیرت کے ساتھ احمدی جماعت کی ترقی کو دیکھے۔ اور اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم زیادہ ہوں تو ہمارے دل میں بھی تکبر پیدا نہ ہو تا ہم یہ خیال نہ کریں کہ ہم زیادہ اور طاقتور ہیں بلکہ ہم یہ سمجھیں کہ ہم کو زیادہ جھکنے کا حکم ہے زیادہ خدمت کا حکم ہے اور چپے چپے پر دنیا کے ہر غریب اور امیر کی ہم خدمت کرنے والے ہوں اور اللہ تعالیٰ ہم سب کو سچا مومن بنا دے۔ صرف ظاہری مومن نہ بنائے اور جتنا جتنا ہم بڑھتے جائیں۔ اتنا ہی ہمارا سر خدا تعالیٰ کے آگے اور اس کے بندوں کی خدمت کے لئے جھکتا چلا جائے۔

ایک کشمیر کے دوست کہتے ہیں کہ

کشمیر کیلئے بھی دعا کرو

کہ کشمیر پر خدا تعالیٰ فضل کرے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا ہے کہ پہلا آدم آیا اور شیطان نے اسے جنت سے نکال دیا۔ اب دوسرا آدم آیا ہے تاکہ لوگوں کو پھر جنت میں داخل کرے تو پہلا مسیح کشمیر میں دفن ہوا تھا۔ اب دعا کرو کہ دوسرا مسیح کشمیر میں زندہ ہو۔ آمین

(اس کے بعد حضور نے حاضرین سمیت لمبی دعا فرمائی) اور فرمایا:۔

اب میں جاتا ہوں پیچھے جلسہ شروع ہوگا۔ دوست دعا کریں کہ خدا تعالیٰ مجھے کام کی توفیق دے۔ اس سردی میں

میری طبیعت

پچھلے سال سے بھی بہت زیادہ خراب ہو گئی تھی۔ اور اس کی وجہ یہ تھی کہ جو مضمون میں نے انتخاب کئے۔ وہ اتنے لمبے ہو گئے کہ ان کی لمبائی کا خیال کرکے بھی دل کو گھبراہٹ ہوتی ہے۔ آخر دوستوں نے کہا کہ اپنے نفس پر جبر کرکے آپ صرف نوٹ پڑھ کر سنا دیں پس

دوست دعا کریں

کہ دو دن جو باقی ہیں اور اس کے بعد بھی اللہ تعالیٰ مجھے ایسی صحت عطا کرے کہ میں اپنے خیالات کو اچھی طرح آپ لوگوں کے سامنے ادا کر سکوں اور آپ لوگوں کو توفیق دے کہ آپ ان خیالات کو قبول کر سکیں اور ان پر عمل کر سکیں اور خدا تعالیٰ کوئی بات میرے مونہہ سے ایسی نہ نکلوائے جو سچی نہ ہو۔ اور جب ہر سچ وہ نکلوائے تو کوئی بات ایسی نہ نکلوائے جو آپ کے دل میں جاکر نہ بیٹھ جائے۔ اور فرشتے اس کو آپ کے دلوں میں مستحکم طور پر قائم نہ کر دیں اور پھر ہر سچی بات جو وہ میرے مونہہ سے نکلوائے اس سچ پر عمل کرنے کی ہمیشہ ہمیش جماعت کو توفیق عطا فرمائے۔

اس کے بعد حضور نے السلام علیکم کہا۔ اور واپس تشریف لے گئے

لجنہ اماء اللہ کیلئے اعلان

ناصرات الاحمدیہ کا چندہ علیحدہ بھجوانا ضروری ہے

لجنات اماء اللہ کی طرف سے ناصرات الاحمدیہ کا کوئی چندہ عرصہ سے وصول نہیں ہو رہا۔ حالانکہ رپورٹوں میں اس کا ذکر موجود ہوتا ہے۔ لجنات اماء اللہ کو چاہیئے کہ آئندہ لجنہ کے چندہ کے علاوہ ناصرات الاحمدیہ سے بھی علیحدہ چندہ وصول کیا کریں اور علیحدہ ہی مرکز میں باقاعدگی کے ساتھ جمع کروانے کے لئے بھجوایا کریں۔ اسی طرح رپورٹ میں ناصرات الاحمدیہ کی مساعی اور وصولی چندہ کے کوائف درج ہونے ضروری ہیں امید ہے کہ آئندہ لجنات اس کا ضرور خیال رکھیں گی۔

خاکسار سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

بقایا دار مشتہرین

ہمارے بقایا دار مشتہرین احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ جلد از جلد بقایا ادا فرمائیں اور دفتر الفضل کو شکریہ کا موقعہ بخشیں۔

بقایا داران احباب کے خلاف قانونی کارروائی کرنے سے پہلے بقایا داران احباب کی فہرست عنقریب الفضل میں شائع کی جائیگی تاکہ اگر ہمارے حساب میں غلطی ہو۔ تو وہ ہمیں مطلع کریں۔ (منیجر الفضل)

خدام الاحمدیہ کے قیام کی غرض

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

"میری غرض اس مجلس کے قیام سے یہ ہے کہ جو تعلیم ہمارے دلوں میں دفن ہے اسے ہوا نہ لگ جائے بلکہ وہ اس طرح نسلاً بعد نسلٍ دلوں میں دفن ہوتی چلی جائے۔ آج وہ ہمارے دلوں میں دفن ہے تو کل وہ ہماری اولاد کے دلوں میں دفن ہو اور پرسوں ان کی اولادوں کے دلوں میں۔ یہانتک کہ یہ تعلیم ہم سے وابستہ ہو جائے۔ ہمارے دلوں کے ساتھ چمٹ جائے۔ اور ایسی صورت اختیار کر لے جو دنیا کے لئے مفید اور بابرکت ہو۔ اگر ایک یا دو نسلوں تک ہی یہ تعلیم محدود رہی تو کبھی ایسا پختہ رنگ نہ دے گی جس کی اس سے توقع کی جاتی ہے۔" (الفضل ۱۷ فروری ۱۹۳۹ء)

(مرسلہ دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

چوہدری غلام نبی صاحب نمبردار آف گوکھووال مرحوم

از چوہدری محمد یعقوب صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گوکھووال

چوہدری غلام نبی صاحب نمبردار چک ۱۹۱ ج ب گوکھووال (لائلپور) میں سب سے پہلے احمدیت کے نور سے منور ہونے کی توفیق ملی۔ پھر انہی کی دعاؤں اور کوششوں کے نتیجہ میں یہاں پر ہماری جماعت قائم ہو گئی۔ نمبردار صاحب مرحوم نے جب ۱۹۱۸ء میں بیعت کی تو رشتہ داروں اور گاؤں کے لوگوں نے سخت مخالفت کی۔ ان دنوں آپ خاکسار کے پاس عموماً تشریف لاتے اور مجھے تبلیغ کرتے تھے۔ انہی کے طفیل اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی صداقت قبول کرنے کی توفیق بخشی۔

نمبردار صاحب مرحوم کافی عرصہ جماعت ہذا کے پریذیڈنٹ رہے اور ہر ایک کام کو نہایت خوش اسلوبی اور پوری محنت اور کوشش سے سرانجام دیتے رہے۔ آپ کی جدوجہد سے ہی ہم اپنی ایک شاندار پختہ مسجد موزوں جگہ پر بنانے میں کامیاب ہو گئے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ آپ کو بے حد عشق تھا ہر تحریک میں نہ صرف خود بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے بلکہ اقرباء اور جماعت کے لوگوں کو بھی پوری وسعت کے مطابق اس میں شریک کرتے۔ نمبردار صاحب مرحوم کم گو اور نرم طبیعت کے مالک تھے۔ اپنی جماعت میں بھی اور غیروں میں بھی ہر دلعزیز تھے۔ ان کی وفات سے ہر چھوٹے بڑے کو سخت صدمہ ہوا۔ ان کی وفات ایک حادثہ کی وجہ سے واقع ہوئی ہے۔

مورخہ ۱۷/۲/۵۷ جب آپ سائیکل لئے لائلپور شہر سے اپنے گاؤں کی طرف کچہری بازار میں جا رہے تھے۔ تو ٹریفک کھلنے پر ایک ٹانگہ کی زد میں آ گئے باقی جسم کے علاوہ سر پر سخت چوٹ آئی جس کی وجہ سے آپ بے ہوش ہو گئے۔ بہت علاج معالجہ کیا گیا۔ مگر زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے ۱۸-۱۹ فروری کی رات کو ہسپتال میں ہی اپنے حقیقی مولا کو جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

نمبردار صاحب مرحوم کی وفات ایک سانحہ کا نتیجہ ہے۔ جس کی وجہ سے افراد جماعت احمدیہ اور ان سے تعلق رکھنے والے دوستوں کو سخت تکلیف اور دکھ کا سامنا کرنا پڑا۔ تمام احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نمبردار صاحب مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور اپنی کامل رضا بخشے۔ اور ان کے پسماندگان کا خود حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

چودھری کریم بخش صاحب آف اٹھوال کی وفات

یہ خبر جماعت میں رنج و افسوس کے ساتھ سنی جائیگی۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مخلص دیندار اور متقی صحابی ۶-۷ مارچ ۱۹۵۷ء کی درمیانی رات کو بوقت ۳½ بجے چک ۲/۵۵ E.B ضلع منٹگمری میں وفات پا گئے۔ آپ کی طبیعت ۶ مارچ ۲ بجے دن کے دل میں اچانک درد ہونے سے خراب ہوئی۔ گھبراہٹ اور بے قراری رہی۔ دل کی طاقت کے ٹیکے کئے گئے۔ دوائی کھلائی گئی۔ لیکن کوئی فائدہ نہ ہوا۔ ۳½ بجے رات ۸۵ سال کی عمر میں اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔ دوست دعائے مغفرت فرمائیں۔

عبد العزیز پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۲/۵۵ E.B

جناب مولوی صدرالدین صاحب کا وحی و الہام سے انکار

چار اصحاب کا حلفیہ بیان

الفضل ۱۲ دسمبر ۱۹۵۶ء میں جناب مولوی صدرالدین صاحب امیر جماعت غیر مبایعین کی ایک تقریر کے حوالہ سے یہ نوٹ شائع کیا گیا تھا۔ کہ انہوں نے اپنی تقریر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد وحی والہام سے انکار کیا ہے۔ چنانچہ پرچہ مذکورہ کے صفحہ ۶ پر یہ نوٹ شائع شدہ ہے اس میں لکھا ہے۔

"حال ہی میں معلوم ہوا ہے۔ مولوی صاحب موصوف ملتان تشریف لے گئے۔ وہاں شیخ فاروق احمد صاحب آف کالونی ٹیکسٹائل ملز نے ان کے اعزاز میں پارٹی دی۔ اور جماعت مبایعین۔ کے بعض معززین کو بھی اس پارٹی میں بلایا گیا۔ اس موقعہ پر مولوی صدرالدین صاحب نے جن حقائق و معارف کا اظہار کیا۔ ان میں ایک امر یہ تھا۔ کہ آپ نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد وحی والہام کا دروازہ بند قرار دیا۔ اور کہا کہ جو وحی والہام کا مدعی ہو میں اسے لعنتی سمجھتا ہوں۔"

(الفضل ۱۴ دسمبر ۱۹۵۶ء)

مولوی صاحب کے اس اظہار کی قرآن کریم حدیث شریف اور محققین اسلام کے حوالوں سے تردید کی گئی۔ اور بتایا گیا۔ کہ یہ لوگ خلافت حقہ سے انکار کے نتیجہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کتنے دور چلے گئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

وہ ناداں جو کہتا ہے در بند ہے
نہ الہام ہے اور نہ پیوند ہے
نہیں عقل اس کو نہ کچھ غور ہے
اگر وید ہے یا کوئی اور ہے

(درثمین)

جب یہ پرچہ ہمارے احباب کراچی کے پاس پہنچا۔ تو ان میں سے محترم ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب آف کامیٹی اور محترم سید فضل الرحمٰن صاحب فیضی نے غیر مبایع دوست ڈاکٹر (یوسف) صاحب اور شیخ نذیر احمد صاحب کو وہ پرچہ دکھلایا۔ تو وہ خاموش ہو گئے۔ البتہ اتنا کہا کہ پیغام صلح میں کسی ایسی دعوت یا مولوی صدرالدین صاحب کی طرف منسوب شدہ کلمات کی رپورٹ ان کی نظر سے نہیں گزری۔ ہم اپنے دوستوں اور ان اصحاب کی تسلی اور اطمینان کے لئے ذیل میں چار اصحاب کا حلفیہ بیان شائع کرتے ہیں۔ جو اس پارٹی میں مدعو تھے۔ اور جن کے روبرو مولوی صاحب نے یہ کلمات کہے تھے حلفیہ بیان حسب ذیل ہے۔

حلفیہ بیان

ہم مندرجہ ذیل اشخاص جن کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔ خدائے بلند و برتر کی قسم کھا کر بیان کرتے ہیں۔ کہ ماہ نومبر ۱۹۵۶ء میں امیر جماعت جناب مولوی صدرالدین صاحب آف لاہور ملتان تشریف لائے تھے۔ ان کی آمد پر مکرم شیخ فاروق احمد صاحب آف کالونی ٹیکسٹائل ملز ملتان نے ان کے اعزاز میں پارٹی دی تھی۔ اور جماعت مبایعین کے بعض معززین کو بھی مدعو کیا تھا۔ ہم بھی اس پارٹی میں شامل تھے۔ اس موقعہ پر آپ نے تقریر فرمائی تھی۔ جس میں علاوہ اور باتوں کے یہ بھی بیان کیا تھا۔ (جس کا مفہوم یہ تھا) کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد وحی نبوت و الہام کا دروازہ بند ہے۔ نیز کہا تھا۔ کہ جو شخص آنحضرت صلعم کے بعد نبوت کا مدعی ہو۔ میں اس کو لعنتی سمجھتا ہوں۔ فقط

العبد (دستخط) (مولوی) محمد دین مربی ملتان

العبد۔ ملک عمر علی رئیس ملتان۔

العبد۔ شیخ جمیل احمد رشید آف جمیل جی برادرز ملتان چھاؤنی۔

العبد:۔ ڈاکٹر عمر دین ایم۔ بی۔ بی۔ ایس ڈبلیو۔ پی۔ ایم۔ ایس نشتر ہسپتال ملتان۔

خاکسار قمر الدین مولوی فاضل ربوہ۔

اعلان دارالقضاء

مکرم ملک عبد الشکور صاحب پسر مکرم ملک عبد الغنی صاحب مرحوم ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر نے درخواست دی ہے کہ والد صاحب مرحوم بتاریخ ۳/۱/۵۷ء وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کی امانت میں سامان اللہ اللہ دیا باقی ہیں۔ یہ رقم میری والدہ صاحبہ محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ کے نام منتقل کر دی جائے۔ میرے سوا میری ہمشیرہ بشریٰ ناہید وارث ہیں۔ اور وہ بھی اس پر رضامند ہیں۔ سو اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو۔ تو بیس یوم کے اندر اطلاع دیں۔ بعد میں کوئی عذر مسموع نہ ہوگا۔ (ناظم دارالقضاء ربوہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب

بصورت سیٹ شائع کرنے کی تجویز

از مکرم ناصر صاحب صلاح دار سا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے سلطان القلم کا لقب عطا فرمایا ہے۔ اور آپ کو دین کا زندہ کرنے والا قرار دیا ہے اور خود حضرت اقدسؑ فرماتے ہیں:-

"اس تاریکی کے زمانہ کا نور
میں ہوں جو شخص میری پیروی
کرتا ہے وہ ان گڑھوں اور
خندقوں سے بچایا جائے گا
جو شیطان نے تاریکی میں
چلنے والوں کے لئے تیار کئے
ہیں" (مسیح ہندوستان میں)

نیز فرماتے ہیں:-

این آتشے کہ دامن آخر زماں بسوخت
از بہر چارہ اش بخدا ابر کوثرم

پس اس وقت الحاد و دہریت کی مسموم ہواؤں اور اشتراکیت کی روحانیت سوز آگ کا علاج جو نوجوانوں کے دلوں اور دماغوں کو بارود کر رہی ہے صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب میں موجود ہے کیونکہ آپ اس زمانہ کے لئے بطور حَکَم و عدل کے ہیں۔ نیز فرماتے ہیں "جو شخص ہماری کتابوں کو کم از کم تین دفعہ نہیں پڑھتا اس میں ایک قسم کا کبر پایا جاتا ہے" اور فرماتے ہیں:

صفِ دشمن کو کیا ہم نے بحجت پامال
سیف کا کام قلم سے ہے دکھایا ہم نے

آپ کی وہ مؤلفات جو روح القدس کی تائید سے لکھی گئی ہیں۔ بہت تھوڑے ہیں جو ان سے مستفید ہوتے ہیں۔ غیروں کو چھوڑیں خود احمدیوں کے گھر ان سے خالی پڑے ہیں جو نہایت افسوس کی بات ہے۔ پس جو شخص اس زمانہ میں مجاہد اسلام بننا چاہتا ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے آپ کو ان دلائل اور حجج اور براہین سے مسلح کرے جو اس زمانہ کے مامور اور مصلح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی مؤلفات میں تحریر فرمائی ہیں۔

میں تمام احمدی دوستوں سے پرزور اپیل کرتا ہوں کہ وہ اپنے ایمان کی مضبوطی اور اپنے اہل و عیال کو آخری زمانہ کی زہریلی ہواؤں سے محفوظ رکھنے کے لئے اور اپنے غیر احمدی رشتہ داروں اور دوستوں کی ہدایت کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کو بار بار پڑھیں۔

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ کے ڈائرکٹروں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ حضرت اقدسؑ کی تمام کتب بصورت سیٹ شائع کی جائیں اندازہ لگایا گیا ہے کہ ۲۰×۲۶/۸ کے سائز کے بارہ ہزار صفحات پر تمام کتابیں جو اسی کے قریب ہیں آجائیں گی ۲۴ جلدوں کا مکمل سیٹ ہوگا۔ جلد خوبصورت ہوگی کتابت طباعت بھی عمدہ ہوگی۔ ہر جلد پانچسو صفحات کی ہوگی۔ چوبیں جلدوں کے پورے سیٹ کی قیمت -/۱۹۰ روپے ہوگی۔ جو دوست پیشگی ادا کر دیں انہیں -/۱۷۰ روپے میں سیٹ دیا جائے گا۔ کوشش کی جائیگی کہ ہر ماہ ایک جلد یا دو جلدیں شائع ہو جائیں۔

پیشگی قیمت دینے والوں کو یہ رعایت بھی دی جاتی ہے کہ جو یکمشت پیشگی قیمت ادا نہیں کر سکتے وہ پچاس روپے یا پچیس روپے پہلے دیدیں پھر دس دس روپے ماہوار دیتے جائیں ایسا کرنے والوں کو بھی -/۱۷۰ روپے میں سیٹ دیا جائے گا۔ جو یہ بھی نہ کر سکے وہ وعدہ کرے کہ وہ سیٹ کی ساری جلدیں خرید کرے گا۔ اور ہر جلد کے شائع ہونے پر نقد قیمت ادا کر کے خرید لیا کرے گا۔

پہلی جلد جو براہین احمدیہ کے ہر چہار حصص پر مشتمل ہے اسوقت زیر طبع ہے۔ اس کا حجم عام جلدوں کے حجم سے زیادہ ہوگا۔ اس لئے اس کی قیمت دس روپے ہوگی۔ چونکہ محدود تعداد میں یہ جلدیں شائع ہوں گی۔ اسلئے جو دوست سیٹ کے خریدار بننا چاہتے ہیں۔ وہ دفتر الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ سے فارم طلب کر کے اسے پُر کر کے کمپنی کو بھجوا دیں۔ جو پیشگی کی پوری رقم ادا کرنا چاہتے ہوں وہ ۱۵ اپریل تک بھجوا دیں کیونکہ پیشگی کی پوری رقم ادا کرنیوالوں کے نام سیٹ کی پہلی جلد میں شائع کئے جائیں گے جیسا کہ براہین احمدیہ کی خرید نے اور امدادی رقوم دینے والوں کے نام حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے براہین احمدیہ میں شائع کئے تھے اسی طرح آئندہ جس جلد کے وقت پیشگی رقم کی ادائیگی کے لئے دوسری دو تجویزوں پر عمل کرنے والوں کی رقم پوری ہو جائے گی ان کے نام اس جلد میں شائع کئے جائینگے امید ہے دوست پوری کوشش کریں گے کہ کوئی احمدی گھر ایسا نہ رہے۔ جس میں حضرت مسیح موعودؑ کی کتابوں کا پورا سیٹ نہ ہو۔

ہندوستان نے پاکستان کا نیا فارمولا تسلیم کرنے سے انکار کر دیا

بات چیت کی ناکامی کے بعد پاکستانی وفد کی واپسی

لاہور ۱۶ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند نے حکومت پاکستان کے نئے فارمولا کی بنیاد پر مسلمانوں کی متروکہ شہری املاک کی مالیت کا تخمینہ لگانے کے سلسلہ میں پاکستان سے معذوری ظاہر کر دی ہے اور اس بنا پر مہاجرین کے دعاوی کی تصدیق کے کام میں زبردست رکاوٹ حائل ہو گئی ہے ــــ پاکستان کے بگالیاتی افسروں پر مشتمل جو وفد کلیمز کمشنر مسٹر خورشید الزمان کی قیادت میں دہلی گیا تھا۔ اس نے وہاں دس دن قیام کرنا تھا۔ لیکن اب وہ تین دن کے بعد ہی واپس آ گیا ہے ــ حکومت ہند کا موقف یہ ہے کہ پاکستان اور بھارت کی حکومتوں کو کسی ایسے فارمولے پر متفق ہونا چاہیئے۔ جس کے مطابق دونوں ملکوں میں متروکہ املاک کی مالیت کا تخمینہ لگانے کا کام بیک وقت شروع ہو سکے پاکستان کے نئے فارمولا کے تحت مسلمانوں کی متروکہ شہری املاک کی مالیت ان املاک کے ۲۰ سال کے کرایہ کے برابر تصور ہو گی۔

پاکستانی وفد کو بھارت بھیجنے کی ضرورت اس لئے محسوس کی گئی تھی کہ بعض مہاجرین نے اپنی متروکہ املاک کی مالیت بڑھا چڑھا کر بیان کی تھی اور اس سلسلہ میں متعلقہ کاغذات کی جانچ پڑتال اور دیگر ثبوت حاصل کرنے کے لئے بھارت میں موقع پر جانا ضروری تھا۔ وفد پیر کی صبح کو دہلی پہنچا تھا۔ اس نے وہاں دس روز قیام کرنا تھا۔ لیکن بھارتی حکام سے ملاقات کے بعد اسے تین روز ہی میں لوٹنا پڑا۔

★ جاکرتہ ۱۶ مارچ کل یہاں تقریباً دو سو انڈونیشی باشندوں کے ایک ہجوم نے ایک عمارت کو لوٹ لیا۔ اس عمارت میں ہندوستانی سفارتخانہ کے عملہ کے ارکان رہائش پذیر تھے ہندوستانی سفارتخانہ کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ حملہ آوروں نے عملہ کے ایک رکن کو قیدی بنائے رکھا اور عمارت سے انہیں جو کچھ ملا اٹھا کر لے گئے۔

درخواست دعا

میرے لڑکے برخوردار مرزا منیر بیگ صاحب کا میو ہسپتال لاہور میں اپریشن ہوا تھا۔ خداوند کریم کے فضل و کرم سے اپریشن تو کامیاب ہو گیا تھا اور عزیز روبہ صحت تھا مگر آج اطلاع ملی ہے کہ زخم ابھی مندمل نہیں ہوا بلکہ سٹیپلک ہو گیا ہے۔ اور گذشتہ روز بخار بھی شدید رہا۔ اس اطلاع سے بہت تشویش ہو گئی ہے اللہ تعالیٰ اپنا رحم فرمائے۔ بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ عزیز کے جلد تر اور مکمل طور پر صحت یاب ہونے کے لئے درد دل سے دعا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

خاکسار مرزا معظم بیگ عفی اللہ عنہ
افسر لنگر خانہ ربوہ

اعلان نکاح

مورخہ ۱۴/۳/۵۷ کو بعد نماز عصر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خاکسار کے چھوٹے بھائی عزیزم بشیر احمد خاں صاحب پسر ڈاکٹر سلطان علی صاحب مرحوم آف ماڑی بچیاں کا نکاح روشن جہاں بیگم صاحبہ بنت چوہدری عبد الرحیم خاں صاحب کاٹھ گڑھی ربوہ کے ساتھ بعوض پانچ صد روپیہ حق مہر مسجد مبارک میں پڑھایا

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ تعلق جانبین کے لئے بابرکت کرے آمین

خاکسار محمد شریف احمد انسپکٹر ٹریفک سروے اینڈ کنسٹرکشن برانچ این۔ ڈبلیو۔ آر لاہور